سوال

(483) رضاعت کے ذریعے ابوّت ثابت ہو تو؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسی مسئلے کی مناسبت سے اگر کوئی کہے : کیا یہ ممکن ہے کہ رضاعت کے ذریعے ابوت (باپ کا رشتہ) تو ہو مگر اموت (ماں کا رشتہ)ثابت نہ ہو یا امومت ثابت ہو اور ابوت ثابت نہ ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ممکن ہے کہ بچے کا رضاعی باپ ہو اور رضاعی ماں نہ ہو۔ یہ ایسے آدمی میں ہے جس کی دو بیویاں ہوں، ان دونوں نے بچے کو تین دفعہ دودھ پلایا ہو تو وہ آدمی اس بچے کا رضاعی باپ تو بن جائے گا اور وہ دونوں عورتیں اس کی رضاعی مائیں نہیں ہوں گی۔

ایسے ہی اس بات کا بھی امکان ہے کہ بچے کی رضاعی ماں ہو اور اس کا رضاعی باپ نہ ہو۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک عورت نے بچے کو دو مرتبہ دودھ پلایا اور وہ ایک آدمی کی بیوی ہے پھر وہ اس خاوند سے جدا ہو گئی اور ایک اور آدمی سے شادی کر لی او بچے کو تین مرتبہ دودھ پلایا اس میں کہ وہ اب کسی دوسرے شخص کی بیوی ہے تو اس طرح اس نے بچے کو کل پانچ مرتبہ دودھ پلایا، پس وہ اس بچے کی رضاعی ماں بن جائے گی، اور مذکورہ دونوں آدمیوں میں سے کوئی بھی اس کا رضاعی باپ نہیں بنے گا۔

اور رضاعت کے مسائل وہ ہیں جو اکثر لوگوں پر مشکل ہیں حتیٰ کہ طالب علم بھی اس مشکل میں مبتلا ہیں کیونکہ یہ متداخل مسائل ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان مسائل کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک حکم سے حل کر کے آسان کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ"[1]

"رضاعت سے اتنے ہی رشتے حرام ہوتے ہیں جتنے رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں۔"

یہ حدیث جامع قواعد میں سے ہے۔ جب آپ اس حدیث کو لیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ سات رشتے رضاعت سے حرام ہوتے ہیں، جیسا کہ سات رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آیت محارم میں بیان کیا ہے :

حُرِمَت عليكُم أُمَّهـٰتُكُم وَبنا تُكُم وَأَخَو ٰتُكُم وَعَمّـٰتُكُم وَخـٰلـٰتُكُم وَبَناتُ الأَخِ وَبَناتُ الأُختِ... ٢٣ ... سورة النساء

"حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں، خالائیں، اور بھتیجیاں اور بھانجیاں۔" (محمد بن عبدالمقصود)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (2502) صحیح مسلم رقم الحدیث (1447)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 424

محدث فتویٰ